بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ

۱

عصمت جہاں میں تاجِ سرِ حیات ہے ....
کامل اسی سے ہے بشریت ....
یہ پرتوِ منارۂ عظمت ....
گویا ہے اک جمالِ مشیت ....
جسمیں یہ ضو ہے۔ نورِ فلک اس سے گرد ہے
عورت ہو یا کہ مرد۔ دو عالم میں فرد ہے

۲

عصمت خدا کا نور ہے عصمت ازل کا نور
اس نور کی جھلک سے ہے فروغِ چراغِ طور
عصمت مآب وہ جو ہے معصوم بالضرور
معصوم وہ ہے جس سے ہوا کشف کا ظہور
جسمیں ہو کشف۔ نورِ خدا کا کلام ہے
مریمؑ ہے۔ فاطمہؑ ہے نبیؐ ہے امام ہے

۳

وہ سرِ صفات ہے یہ ذاتِ بیگماں
سمٹی ہوئی ہیں جس میں دو عالم کی خوبیاں
معصوم کا کمالِ فضائل ہو کیا بیاں
ادنیٰ ہے وصف۔ قربتِ خلاقِ دو جہاں
کوئی خلیل ہے کوئی حق کا حبیب ہے
جتنا ہے جس کا ظرف وہ اتنا قریب ہے

۴

حیواں کی ایک نوع ہے انسان سر بسر
وہ نطق ہے جو فصل کا باعث ہے ہمدگر
اس منزلت سے بعد نہ ہو گر بشر میں شر
حیواں بشر کی شکل میں فائق ہے خلق پر
عصمت ملے تو نائبِ معبود ہے یہی
انساں تو کیا فرشتوں کا مسجود ہے یہی

۵

عصمت کی وجہ سے یہ صفی کو شرف ملا
سجدے میں انکے آ گئے گر کے سب ملائکہ
یہ ابتدا بشر کی تھی اک اجر انتہا
آغاز تھا کہ آئینہ دورِ ارتقا
آدمؑ کی قدر، نسل کا اکرام جانیئے
اک سجدۂ حسینؑ کا انعام جانیئے

۶

کیا کیا بیان کیجیے معصوم کا وقار
اعلم ہے بزم میں تو دمِ رزم شہسوار
غیظ و غضب میں حلم بھی شدت میں برقرار
ضربت بھی ہے تو عدل و صداقت کا شاہکار
تلوار مصلحت سے اگر رک بھی جاتی ہے
تیغِ زباں تو علم کے جوہر دکھاتی ہے

۷

خلقِ عظیم جو ہے وہ معصوموں کی ہے خو
کرتے نہیں عدو سے بھی یہ تلخ گفتگو
کارِ خدا کی نذر ہے سب مال و آبرو
بے رنگ انکی آنکھ میں دنیا کے رنگ و بو
خود لذتوں سے نفس کی محروم ہو گئے
خالق کا نفس بن گئے معصوم ہو گئے

۸

قانع بھی اور سخی بھی ہیں معصوم بالیقیں
ایثار ان کا دوستِ قناعت ہے ہم نشیں
مرکز ہیں سائلوں کا نہ کیونکر یہ اہلِ دیں
ہاں ان کا ہے شعار نہیں جانتے نہیں
طالب جو ایک پھول کا ہو یہ ہزار دیں
مانگے جو ایک نان۔ یہ اسکو قطار دیں

۹

عالم ہے فقر کا پہ دو عالم کے ہیں امیر
گویا عمامہ تاج ہے اور تخت ہے حصیر
مزدور قانع و متوکل غنی فقیر
دستِ تہی خدا کی خدائی کا دستگیر
اپنے پرائے سب کے یہ عینِ حیات ہیں
قالب ہیں آدمی کا خدا کی صفات ہیں۔

www.emarsiya.com

۱۰
کو دیکھنے میں پائے ہیں انساں کے سب حواس
لیکن ہر اک حواس کی عصمت پہ ہے اساس
وہ اُنکا باصرہ جو ہے حق بین و حق شناس
ہر شئے نظر کے سامنے ہے دور ہو کہ پاس
فرشِ زمیں سے عرش کے منظر کو دیکھ لیں
ہوں ماں کے بطن میں تو پیمبر کو دیکھ لیں

۱۱
عصمت کے سامعہ کا سنیں سامعیں بیاں
سن لی صدائے مور سلیماںؑ نے بے گماں
معصوم صاف سنتے ہیں آوازِ بیکساں
آئیں نجف سے ہم جو پکاریں انہیں یہاں
نادوزر صدد کے لئے بارہا گئے
نادِ علیؑ پڑھی کہ ید اللہ آ گئے

۱۲
جب عرش پر گئے شبِ معراج مصطفےٰ
دیکھا جہانِ قدس سنی پردے کی صدا
کوسوں وہاں سے دور زمیں پر تھے مرتضےٰ
یہ ہے کمال باصرہ و سامعہ کا تھا
سب کچھ سنا اگرچہ علیؑ محوِ خواب تھے
عین الیقین بروئے زمیں بوتراب تھے

۱۳
تھا حسِ ذائقہ بھی ذوقِ دہان و کام
پاتے تھے حسبِ خواہشِ دل لذتِ طعام
پھیکی ہو یا کہ تلخ کوئی شئے ہو عرفِ عام
ان کے لئے وہ نعمتِ جنت تھی لا کلام
لذت جہاں کی گرد طفیلِ خمیر تھی
نانِ جویں غذائے جنابِ امیر تھی

۱۴
ہو شامّے کا ذکر تو کھلنے لگے چمن
مجلس مہک اٹھے صفتِ نافۂ ختن
وہ بو بسی تھی روزِ ازل جس سے انجمن
دنیا میں بھی اسی سے معطر دماغ و تن
تاثیر ہے یہ طینتِ عنبر سرشت کی
گھر بیٹھے سونگھتے ہیں یہ خوشبو بہشت کی

۱۵
وہ لامسہ کہ چھو نہ سکے جس کی حد خیال
پابندِ عزم دل جو ہمہ اسفر بحسبِ حال
معصوم نخلِ خشک کو چھو دیں تو ہو نہال
ٹھوکر لگے تو مردے کی ہو زندگی بحال
مرغِ کباب مس ہو تو پر تولنے لگے
مٹھی میں سنگ ریزہ جو لیں بولنے لگے

۱۶
جن کے حواسِ خمسہ میں اوصاف ہوں یہ سب
وہ ہے رسول امام اور ولیِ رب
اوّل صفی تھے جیسے تو آخر شہِ عرب
بعد انکے وہ خدا و نبی کا جو منتخب
وہ وارثِ نبیؐ ہے ولیِ قدیر ہے
جسکا خطابِ پاک جنابِ امیر ہے

۱۷
غالب تھے آپ چاروں عناصر پہ بالیقیں
کرتی تھی بوترابؑ سے باتیں سدا زمیں
پانی کا دشتِ رمل میں قطرہ نہ تھا کہیں
ٹھوکر لگا دی سنگ کو چشمہ بہا وہیں
چاہا تو زورِ آندھی کا دم میں ہوا ہوا
سورج پلٹ پڑا جو اشارہ ذرا ہوا

۱۸
کچھ یہ تصرفات نہیں حدِ اختتام
معجز نما حضور کی ہے زندگی تمام
اعجازِ اولیں تو ولادت ہے لا کلام
جو خانۂ خدا میں ہوئی با صد احترام
چشم و چراغِ کعبۂ ربِّ عباد ہیں
خلاقِ لم یلد کے علیؑ خانہ زاد ہیں

www.emarsiya.com

۱۹
لکھا ہے یہ ولادتِ حیدر کا ماجرا
مصروف تھیں طواف میں حضرت کی والدہ
ناگاہ جی نڈھال ہوا درد سا اُٹھا
پردہ حرم کا تھام کے کرنے لگیں دُعا
کیوں کر نہ پاس حرمت بیت خدا کروں
عالم ہے کرب کا مرے اللہ کیا کروں

۲۰
آئی ندا کہ آیئے کعبہ میں بے خطر
یہ غیر کا مکان نہیں آپ کا ہے گھر
حیران ہو کے آپ نے دیکھا اِدھر اُدھر
بولیں کدھر سے آؤں مقفل ہے جبکہ در
آئی ندائے غیب کہ گھبرا نہ جایئے
دیوار کھل کے بولی کہ تشریف لایئے

۲۱
کعبہ میں آئیں مادرِ حیدر خوشی خوشی
دیوار جو شگافتہ تھی خود ہی مل گئی
ناگاہ کبریا کی تجلی ہوئی جلی
ماں نے صدا تلاوتِ قرآں کی خود سنی
محتاج تو نہیں یہ فضائل ثبوت کے
آتے ہیں پالنے میں نظر پاؤں پوت کے

۲۲
اصنام تھے جو خانۂ داور میں جابجا
آنکھیں تھیں بند رُخ تھا بتوں سے پھرا ہوا
حیران تھیں ماں کہ کیا یہ الٰہی ہے ماجرا
آئے نبیؐ تو کھول دیں چشمانِ پر ضیا
دیکھا رسولِ پاک کو اور مسکرا دیئے
آئے ہمک کے گود میں سورے سنا دیئے

۲۳
آغوشِ مصطفیٰؐ میں اسی وقت سے پلے
ہر دم نبی کے ساتھ یہ بیٹھے۔ اُٹھے چلے
پایا عروج دامنِ توحید کے تلے
سانچے میں آپ علم و عمل کے غرض ڈھلے
بچپن نہ تھا وہ باغِ امامت کے پھول کا
طفلی میں بن رہا تھا نمونہ رسول کا

۲۴
طفلی میں صاف شانِ بزرگی جو تھی عیاں
قائل تھے بچپنے کے سبھی پیر اور جواں
کی سب سے پہلے بیعت پیغمبرِ زماں
پایا خطاب سابق الاسلام بے گماں
شاہد جو مصطفیٰؐ کے بہ تحقیق ہو گئے
تصدیق سے رسول کی صدّیق ہو گئے

۲۵
ذکرِ لسانِ صدق ہیں قرآں ہے مدّعی
یتلوہ شاہد نہیں آیت ڈھکی چھپی
جو ہے نبیؐ سے ایسا ہی شاہد تو ہو کوئی
احمدؐ کا جزو کون بھلا ہے بجز علیؑ
تفسیر اس کلام کی دراصل آپ ہیں
احمدؐ کے جانشین بلا فصل آپ ہیں

۲۶
بیٹا خدا کے گھر سے ملا تھا بہ عزّ و شاں
پالا جو شفقتوں سے نبیؐ نے ہوئے جواں
آخر وہ دن بھی آیا کہ حیدر ہوئے جواں
نوشاہ فاطمہؑ کے بنے شاہِ انس و جاں
بیٹی جو مصطفیٰؐ نے خدا کے ولی کو دی
خوش ہو کے کبریا نے خدائی علیؑ کو دی

۲۷
خود ہی حسب نسب میں تھے یکتا شہِ زماں
دامادیٔ نبیؐ سے بڑھی اور عزّ و شاں
زوجہ وہ پائی جسکی ہیں مریمؑ بھی مدح خواں
بیٹے حسنؑ حسینؑ سے یکتائے دو جہاں
افضل ترین خلق یہ عالیمقام ہیں
خود بھی امام۔ گیارہ پسر بھی امام ہیں

www.emarsiya.com

۲۸

کرسی کی زیب۔ لوح کی زینت علیؑ کا نام
حقانیت بدوش حقیقت . . .
مظلوم کی غریب کی طاقت . . .
کل ظالموں کے واسطے ہیبت . . .

ہر دل کی تقویت جو ہیں مشکل کشا علیؑ
دُنیا کے سورماؤں کا نعرہ ہے یا علیؑ

۲۹

القاب ہیں امامِ امم۔ حجتِ خدا
مولا۔ قسیمِ نار و جناں۔ شاہِ اولیا
ہادی۔ وصی۔ ولی و رضی۔ راضیٔ رضا
یعسوبِ دیں بفتحِ مبیں صاحبِ لوا

جیسے نبی ہیں ویسے ہی یہ بے نظیر ہیں
دونوں جہاں ہیں فرد جنابؑ امیر ہیں

۳۰

دُنیا کے ہر شرف میں نبوت کے ماسوا
ہیں مصطفےٰ کی مثل فضیلت میں مرتضےٰ
اتنا سا فرق ہے کہ وہ داعی ہیں یہ دعا
وہ شاہِ انبیا ہیں یہ سلطانِ اولیا

دونوں کا کام ایک ہے دستور ایک ہے
کہنے کو دو چراغ ہیں پر نور ایک ہے

۳۱

دُنیا کے کام سے تھے یہ غافل دمِ نماز
بعد از نبی انھیں کو یہ حاصل تھا امتیاز
عالم سے بے نیاز بجز ربِّ بے نیاز
وہ شانِ عبدیت کہ عبادت کو جس پہ ناز

آیا نہ فرق شانِ خضوع و نیاز میں
کھینچا جو تیر پاؤں سے ان کے نماز میں

۳۲

مشکل کشا کی شہرۂ آفاق ہے عطا
ان کی عطا کا وصف ہے قرآں میں ہل اتیٰ
بے وارثوں کے وارث و والی تھے مرتضیٰؑ
بے واؤں کے معین۔ یتیموں کے ناخدا

کرتے ہیں اُن کی آج بھی حاجت روا علیؑ
جو بھیک مانگتے ہیں گدا کہہ کے "یا علیؑ"

۳۳

ساقی لقب ہے آپکا واقف ہیں تشنہ کام
حیدر انہی لقب سے ہیں مشہور خاص و عام
پیاسے جو ہونگے حشر کے دن مومنین تمام
مولا علیؑ پلائیں گے بھر بھر کے ان کو جام

سیراب ہوگا وہ جو علیؑ کا فقیر ہے
کوثر بھی اک سبیل جنابؑ امیر ہے

۳۴

انسانیت ہے جن سے وہ انسان ہیں علیؑ
ایمان کی جو پوچھو تو ایمان ہیں علیؑ
ختم الرسل کا فرق ہیں فرقان . . .
آئے نہ جس پہ حرف وہ قرآن . . .

الحمد میں ثنائے شہ ذوالفقار ہے
ذکرِ علیؑ عبادتِ پروردگار ہے

۳۵

قرآن بے زباں ہے زباں ہیں ابوتراب
وہ ہے خموش اور یہ گویا ہیں اک کتاب
وہ ہے کلام۔ یہ متکلم ہیں لاجواب
وہ علم۔ یہ عمل۔ وہ خطابت تو یہ خطاب

یہ منتخب ہیں جیسے کہ وہ انتخاب ہے
یہ رہ روِ جہاں ہیں وہ راہِ صواب ہے

۳۶

پیدا ہوا نہ دہر میں ایسا کوئی بشر
ہر رات کی عبادتِ معبود میں بسر
ہر روز روزہ رکھا بجز عید عمر بھر
حج کے لئے بھی آپ نے اکثر کیا سفر

حق کے لئے جہاد کیا دن میں رات میں
مسکین کو زکاۃ عطا کی صلات میں

www.emarsiya.com

۳۷

گیتی ستارے مہر مبیں اور ماہتاب
ہر پیکر تراب کے حاکم ہیں بوتراب
چاہیں جو ردِّ شمس کبھی یہ فلک جناب
دیکھے پلٹ پلٹ کے نظر ان کی آفتاب

تارا اتر کے آیا تھا ان کے مکان میں
سکہ رواں ہے ان کا زمیں آسمان میں

۳۸

بالا ہر ایک ذہن سے ہے مدحتِ امام
مولا کی شان میں ہے پیمبر کا یہ کلام
گر روشنائی قلزم و دریا ہوں لاکلام
خامہ ہر ایک نخل ہو کاتب ہو کل انام

اوصاف لکھیں شام و سحر بوتراب کے
پھر بھی نہ ختم ہوں گے فضائل جناب کے

۳۹

یہ صنعتِ خدا کے سراپا ہیں شاہکار
ہر موئے سر ہے سلسلۂ نور کردگار
حبل المتینِ دینِ مبیں جس سے استوار
لوحِ جبیں ہے عظمتِ کعبہ کی ہم وقار

سجدے کا ماتھے پر جو نشاں ہے پڑا ہوا
مثلِ نگیں ہے کعبہ میں اسود جڑا ہوا

۴۰

محراب ہیں حرم کی یہ ابروِ خدا گواہ
پلکیں ہیں صاف پردۂ عصمت دمِ نگاہ
یا ہیں سنانیں کفر کو جن سے نہیں پناہ
یا ہے پرے جمائے ہوئے حق کی اک سپاہ

ہر شے نگاہ میں ہے شہِ دستگیر کی
عینِ خدا ہے ذات جنابؑ امیر کی

۴۱

شمعِ حریمِ عرش کا کاجل نگاہ میں
برقِ جمالِ طور کی مشعل ....
دنیا و دیں کی مشکلوں کا حل ...
خالق کی کائنات۔ مکمل ....

ہر شے جلی خفی ہے نہاں تل میں آنکھ کے
سمٹے ہوئے ہیں دونوں جہاں تل ..

۴۲

بینیٔ پاک شمعِ حرم از رہِ مثال
اسکے علاوہ ساری تشابیہہ پائمال
چہرہ درِ علوم کا۔ قرآن ذوالجلال
وجہ وجیہہ۔ پرتوِ انوارِ لایزال

مولا کے روئے پاک میں رویت خدا کی ہے
اس رخ کو دیکھنا بھی عبادت خدا کی ہے

۴۳

برگِ گل مشیتِ حق۔ لب ہیں لاکلام
جنبش سے جنکی چلتے ہیں دونوں جہاں کے کام
گویا مفادِ وحیِ خدا۔ ان کا ہے کلام
یہ لب جو بند ہوں تو بگڑ جائے سب نظام

جب یہ خموش ہوں تو کلام الٰہ ہیں
کھل جائیں جب تو وعظِ رسالت پناہ ہیں

۴۴

اعجازِ لب عیاں ہوئے صدہا بحکمِ رب
مٹی بھی سونا ہو گئی انکے کھلے جو لب
مثلِ غبار اڑ گیا۔ باطل کا سحر سب
دم کی دعا۔ تو دم میں ہوا تھے تب و تعب

اک دم میں موت آئی ہوئی دور ہو گئی
شمعِ حیات۔ پھونکوں سے پرنور ہو گئی

۴۵

ان کی زبان علیمِ خداداد کی نقیب
ہر بات جسکی۔ روح کے امراض کی طبیب
گویا ہو جب۔ یہ باغِ امامت کی عندلیب
قائل ہوا اس کے نہج بلاغت کا ہر خطیب

شیریں سخن بہت ہیں پہ معجز بیاں نہیں
مصری کی اک ڈلی ہے دہن میں۔ زباں نہیں

www.emarsiya.com

۴۶

انکی زبان۔ ماہیِ دریائے معرفت
جسکا لعاب۔ بادۂ مینائے . . .
ہر بات۔ موجِ کوثرِ صہبائے . . .
ہر جنبشِ زباں ہے تقاضائے . . .

یہ مقصد و مرادِ الف - لام میم ہے
گویا لسانِ صدقِ خدائے علیم ہے

۴۷

دُنیا میں ہو زبانِ الٰہی کا کیا جواب
مثلِ رسول ایک بھی ان کا نہ تھا جواب
پوچھا جو مسئلہ کوئی۔ فوراً ملا جواب
ہر بات کا جواب دیا اور لاجواب

یہ حدِ علم و فضل ہے خالق کے نور کی
منبر پہ گفتگو ہے "سلونی" حضور کی

۴۸

سینہ ہے صاف۔ آئینۂ نورِ کبریا
جسمیں مکیں ہے عشقِ نبیؐ۔ الفتِ خدا
کافی ثنا ہیں جسکی یہ مضموں ہے بے بہا
سینہ یہی۔ رسول کا سینہ سپر رہا

سینہ ہیں دل کہ لوح ہیں رمزِ کتاب ہے
دل آپکا۔ ضمیرِ رسالت مآب ہے

۴۹

دیوانِ کائنات کا مطلع علیؑ کا دل
دنیا و دیں کے علم کا منبع . . .
انوارِ کبریا کا مرقع . . .
عرشِ خدا کی طرح ہے۔ ارفع . . .

وہ خوب جانتے ہیں جو اربابِ علم ہیں
احمدؐ ہیں شہرِ علم۔ علیؑ۔ بابِ علم ہیں

۵۰

علمِ خدا کا آئینہ خانہ علیؑ کا دل
شمعِ زمیں۔ چراغِ زمانہ . . .
ساری تجلیوں کا خزانہ . . .
وحدت کا شاہکار۔ یگانہ . . .

علمِ کتابِ کُل ہے دلِ بوتراب میں
نقطہ یہی ہے "ب" کا شروعِ کتاب میں

۵۱

نغمے زبور کے دہنِ پاک پر رواں
توریت انگلیوں میں تو انجیل بر زباں
قرآن کے محافظ و حافظ بہر زماں
آیاتِ کردگار کے ہمراز و رازداں

واضح ہے بابِ علم پیمبرؐ کی شان سے
قرآں علیؑ نے پایا۔ نبیؐ کی زبان سے

۵۲

نفسِ رسول ہیں جو بلاشک ابوتراب
واللہ اک حدیث ہے ہر کلمۂ جناب
خطبہ ہر ایک انکا۔ بصیرت کی اک کتاب
جس کا ہر ایک لفظ ہے ہستی کا ایک باب

ہر شے نظر کے سامنے تھی کائنات کی
جامع کتاب آپ تھے گویا حیات کی

۵۳

حق نے براہِ راست پڑھایا ہے آپ کو
شک ہو اگر تو سورۂ رحمٰن دیکھ لو
اللہ کے کلام کی تکذیب کیوں کرو
ایمان ہے تو قائلِ علمِ امام ہو

یہ علم۔ اک عطیۂ ربِ عباد تھا
جو کچھ پڑھا سنا تھا ازل میں وہ یاد تھا

۵۴

ان کا شکم جو علم کی نعمت سے تھا بھرا
تھے مطمئن۔ ملے نہ ملے مادّی غذا
یہ باندھتے تھے پیٹ پہ پتھر جو بارہا
تھی کنزِ معرفت کے تحفظ کی اک ادا

پھر کیا ہجومِ فاقہ کشی سے وہ زیر ہو
جس کا شکم علوم و معارف سے سیر ہو

www.emarsiya.com

۵۵
فتح و نصرتِ اسلام کا تھا بار
شانوں پہ خود جبا و میں ان پہ تھا اعتبار
قدرت کو زور کردگار
ان بازؤں کی خلط میں ہے زور کردگار
آئی ہے اشتیاق میں گردوں سے ذوالفقار
شانوں کا اور دستِ قوی کا جو ساتھ ہے
اسلام کی ظفر انہی ہاتھوں کے ہاتھ ہے

۵۶
دیکھو علیؑ کے دستِ مبارک کا یہ وقار
ہر کام میں خدا کے رہے یہ شریک کار
معراج میں ہوا تھا جو اک ہاتھ آشکار
تھا وہ شبیہہ دستِ شہنشاہِ ذوالفقار
تنہا یہی نہیں کہ فلک جاہ ہیں علیؑ
ثابت ہے صاف صاف یداللہ ہیں علیؑ

۵۷
چومے ہیں انکے ہاتھ دعاؤں نے صبح و شام
اس ہاتھ سے رسول کو تھی تقویت مدام...
اس ہاتھ نے سنوارا ہے اسلام کا نظام...
پنجے کی بھی گرفت میں ہیں مشکلیں تمام...
مٹھی میں دولتیں ہیں زمین اور زمان کی
ہے ناخنوں میں عقدہ کشائی جہان کی

۵۸
اسلام کے ستون قوی آہنی قدم
جنگاہ میں جمے ہوئے دو کوہ تھے بہم
عزم و ثبات کا انھیں قدموں سے تھا بھرم
ان کے ہی دم قدم سے بڑھا دین دم بدم
قدموں کا اوج بت شکنی نے بڑھا دیا
سب اک طرف۔ رسول نے شانہ جھکا دیا

۵۹
غزووں میں فتحیابیِ حق کا تمام بار
تھا ان کی استقامت پا پر ہر ایک بار
پھر ہاتھ کیا کریں جو نہ قدموں کو ہو قرار
ہاتھوں کے کام میں بھی قدم ہیں شریک کار
جس وقت رن میں ہاتھ چلے۔ پاؤں جم گئے
پھر بھی قدم جمے رہے جب ہاتھ تھم گئے

۶۰
تھے فوجِ حق سے بدر میں چند بت پرست
کثرت کے باوجود انھیں کو ہوئی شکست
سب کچھ یہ دست و پائے علیؑ کا تھا بندوبست
جس نے سپاہ شرک کیا حوصلوں کو پست
بھگدڑ مچی ہوئی تھی سب اہلِ غدر میں
ہر سو علیؑ کی تیغ چمکتی تھی بدر میں

۶۱
جنگ احد میں بھی وہ کیا جم کے قتل عام
ڈر ڈر کے بھاگنے لگی فوجِ عدو تمام
اس جنگ میں علی کا یہ سب سے اہم تھا کام
تنہا نے کی حفاظتِ پیغمبرِ انام
ثابت یہ کر دیا۔ اسدِ ذوالجلال ہیں
ہم دین کی حسام محمدؐ کی ڈھال ہیں

۶۲
تھی دیدنی احد میں وہ حیدر کی کارزار
تیغ علی سروں پہ تھی یا قہر کردگار...
جبرئیل کہہ رہے تھے یہ میداں میں بار بار
یکتا فتی علیؑ تو یگانہ ہے ذوالفقار...
دم بھر کے دمبدم۔ اسدِ کردگار کا
لوہا ملک بھی مان گیا ذوالفقار کا

۶۳
خندق کی جنگ شیرِ الٰہی نے فتح کی
نکلا مقابلہ کے لئے عمر ساجری
وہ عمر جسکو دیکھ کے کہنے لگے نبیؐ
وہ کل کفر ہے تو ہیں ایمان کل علیؑ
مطلب یہ تھا پیمبرِ عالی وقار کا
اب دشت میں مقابلہ ہے نور و نار کا

www.emarsiya.com

٦٤
پہلے شقی نے وار کئے بڑھ کے دمبدم
روکی علیؑ نے تیغ پہ ہر ضرب یک قلم
اِن کے قدم جمے رہے اکھڑا شقی کا دم
بڑھکر کیا علیؑ نے ستمگر کا سر قلم

غل تھا شقی کا سر شہِ مرداں کے ہاتھ میں
چھوٹی ہے اوج کفر کی ایماں کے ہاتھ میں

٦٥
پلٹے جو سینہ تانے ہوئے شیرِ ذوالجلال
دل تھے قدم قدم پہ لعینوں کے پائمال
گویا ہوا کوئی یہ عجب نازکی ہے چال
بولے یہ مسکرا کے رسولِ ملک خصال

وہ ضرب جس سے کفر کی واضح شکست ہے
ساری عبادتِ ثقلین اُس سے پست ہے

٦٦
اللہ رے فضائلِ سلطانِ اولیا
اک ضرب ماسوا کی عبادت سے ہے سوا
خندق میں یہ بھی قولِ نبیؐ سے عیاں ہوا
مومن ہیں اور لوگ یہ ایمان ۔ مرحبا

اِن سے جو ربط ہو تو علاقہ ہے دین سے
افضل ہیں سابقین سے اور لاحقین سے

٦٧
خیبر کی یوں رقم ہے تواریخ میں خبر
چالیس روز تک نہ ہوئی یہ مہم جو سر
اعلان تب نبیؐ نے کیا یہ بہ کر و فر
رایت کل اسکو دینگے جو غازی ہے شیرِ نر

کرار بھی ہے جنگ میں اور با اصول بھی
رکھتا ہے دوست اسکو خدا بھی رسول بھی

٦٨
ناگاہ ۔ مصطفےٰ نے علی کو دیا علم
لیکر علم ۔ بڑھے شہِ مرداں بصد حشم
چہروں سے رنگ اڑ گئے اعدا کے یکقلم
کہتی تھی فتح نصرتِ حق ہے یہ ذی ہمم

آیا فلک سے فتح کا سورہ زمین پر
ٹوٹیگا آج قہرِ خدا مشرکین پر

٦٩
مرحب کی موت کھینچ کے لائی پئے نبرد
جھپٹا شقی کی سمت یہ راہِ خدا کا مرد
اک ضرب میں اڑا سرِ ظالم مثالِ گرد
یہ سرخرو ہوئے ۔ رخِ اعدا ہوا جو زرد

چلاتے تھے یہود کہ قہرِ خدا ہے یہ
توریت کہہ رہی تھی ۔ ارے ۔ ایلیا ہے یہ

٧٠
مرحب کو قتل کر کے بڑھے اب جو بوترابؑ
تھا بابِ قلعہ بند کھلے تھے ظفر کے باب
بڑھکر علم کو گاڑ دیا سنگ پر شتاب
ڈالا جو در پہ ہاتھ تو آیا اک انقلاب

بے حال ہر یہودی خانہ خراب تھا
ہاتھوں پہ بابِ علم کے خیبر کا باب تھا

٧١
درکو جو پل بنا دیا خندق میں کود کر
اندر در آئی ۔ فوج یہودی تھے دربدر
چالیس من کا وزن میں تھا آہنی وہ در
پانچ انگلیاں در آئی تھیں جسمیں بہ کر و فر

یہ کب کھلا تھا ۔ جبکہ نہ موجود تھے علیؑ
لوہے کے موم کرنے کو داؤد تھے علیؑ

٧٢
تیغِ علیؑ کی لا نہ سکے تاب جب یہود
طالب ہوئے امان کے جھک کر کئے سجود
لائی نوید فتحِ مبیں ۔ رحمتِ ودود
تکبیر تھی بلند کہیں اور کہیں درود

اُس روز سے یہود میں جو انتشار ہے
ابتک گلے کا ہار ۔ وہ خیبر کی ہار ہے

www.emarsiya.com

۷۳

مکہ کی فتح میں بھی علیؑ کا ہی ہاتھ تھا
پہنچے تھے جب مظفر و منصور مصطفےٰ
بیٹھے تھے بت جو طاق پہ کعبے کے جابجا
بس دوش پر علیؑ کو نبیؐ نے اٹھا لیا
مولا سے پست رفعت افلاک ہو گئی
اصنام سے حرم کی زمیں پاک ہو گئی

۷۴

یہ واقعات۔ دورِ نبیؐ کے ہیں مستند
بعد از وفاتِ حضرتِ پیغمبرِ صمد
دنیا جو تھی مصالحِ دینی سے نابلد
مخلوط ہو کے رہ گئے کچھ دن میں نیک و بد
مکر و دغا سے اہلِ سیاست کو کام تھا
صدق و صفا۔ علیؑ کی سیاست کا نام تھا

۷۵

مطلب تھا عدل و داد سے مولا کو سر بسر
ہر فیصلے میں حکمِ شریعت پہ تھی نظر
اپنا ہو یا کہ غیر۔ گدا ہو کہ اہلِ زر
ہر دم نفاذِ حکم تھا یکساں ہر ایک پر
بندوں سے جو سلوک تھے ربِّ قدیر کا
بالکل وہی تھا حال جنابِ امیرؑ کا

۷۶

جو حرصِ زر میں لائے تھے ایماں خطا معاف
وہ چاہتے تھے خاص مراعات صاف صاف
لیکن علیؑ چلے نہ جب انصاف کے خلاف
اہلِ غرض نے مل کے کیا ان سے انحراف
صورت تھی ناپسند جو دینی نظام کی
درپردہ سازشیں ہوئیں قتلِ امام کی

۷۷

صفّین و نہروان و جمل کی ہر اک جدال
مضمر سبھی کے تھا پسِ منظر میں یہ خیال
جب یوں نہ کامیاب ہوئی قومِ بدخصال
پھر سازشوں سے مکر و دغا کے بچھائے جال
ملجم کے ناخلف نے نہ کچھ خوفِ ربّ کیا
مسجد میں روزہ دار کو مارا غضب کیا

۷۸

ماہِ صیام کی تھی وہ انیسویں (19) سحر
مصروف تھے نماز میں مولائے بحر و بر
شہ کے عقب میں قاتلِ بدذات و بدگہر
موقع کے انتظار میں بے خوف و بے خطر
سجدہ میں سر جھکا تو قضا سر پہ آ گئی
وہ تیغ کیں لگی کہ جبیں میں سما گئی

۷۹

مسجد میں زخم سر سے بہا خون اس قدر
مولا کی جانماز ہوئی سب لہو میں تر
تھی زہر میں بجھی ہوئی شمشیرِ بدگہر
غش کھا کے گر گئے مصلّے پہ سلطانِ بحر و بر
غل پڑ گیا کہ حق کے ولی قتل ہو گئے
امّت ہوئی یتیم۔ علیؑ قتل ہو گئے

۸۰

رونے لگیں یہ سن کے علیؑ کی خوزادیاں
امّ البنین کرنے لگیں گریہ و فغاں
عبّاسؑ سے کہا کہ اٹھو جلد میری جاں
مسجد میں جا کے دیکھو تو حالِ شہِ زماں
بچہ یہ سن کے گھر سے چلا پیٹتا ہوا
زہراؑ کے گھر میں ماتمِ حیدرؑ بپا ہوا

۸۱

مسجد میں نونہال جو آیا بشور و شین
دیکھا حسنؑ کی گود میں فرقِ شہِ حنینؑ
بابا کا خون پونچھ کے روتے تھے حسینؑ
فرماتے تھے علیؑ کہ نہ رو میرے نورِ عین
آواز مصطفےٰ میرے کانوں میں آتی ہے
رونے سے تیرے روحِ نبیؐ تڑپ جاتی ہے

www.emarsiya.com

۸۲

عباسؑ پر علیؑ کی پڑی یک بیک نظر
بولے کہ تم بھی آگئے گھر سے میرے قمر
بچّہ پدر سے دوڑ کے لپٹا بچشم تر
ناگاہ لائے لوگ جو قاتل کو باندھ کر
جکڑے ہوئے رسن سے تھے اس پرجفا کے ہاتھ
بولے علیؑ کہ کھول دو اس بے حیا . . .

۸۳

پھر دیکھ کر حسینؑ کی جانب یہ بولے شاہ
عقدہ کشائی جلد کرو اسکی میرے ماہ
شبّیرؑ نے رسن کو جو کھولا بہ اشک و آہ
کچھ یاد کر کے رونے لگے ضیغم الٰہ
شاید کسی کی قید محن یاد آگئی
زینبؑ کے بازوؤں کی رسن یاد آگئی

۸۴

اتنے میں لایا کوئی خبر بیت الشّرف سے
در پہ کھڑی ہیں زینبؑ و کلثومؑ نوحہ گر
باباؑ کے غم میں کھولے ہیں شہزادیوں نے سر
رو رو کے کہہ رہی ہیں حسنؑ کو پکار کر
للّٰہ۔ دیر کر کے نہ ہم کو رلایئے
بھیّا۔ خدا کے واسطے باباؑ کو لایئے

۸۵

مسجد میں بھائی نے جو بہن کی سنی صدا
رو کر حسینؑ نے حسنؑ پاک سے کہا
سنتے ہیں آپ زینبؑ مغموم کی بکا
باباؑ کو لیکے چلئے بس اب جلد میں ذرا
صورت پدر کی دیکھ کے دکھیا کو کل پڑے
ایسا نہ ہو۔ تڑپ کے وہ باہر نکل پڑے

۸۶

اس لفظ پر ہوا جو ہجوم غم و ملال
لائے حرم سرا میں علیؑ کو نبیؐ کے لال
دیکھا جو بیٹیوں نے پدر کو لہو میں لال
منہ اپنا پیٹنے لگیں۔ بکھرا کے سر کے بال
زینبؑ کی تھی فغاں شہ والا کو کیا ہوا
ہے ہے میں لٹ گئی میرے باباؑ کو کیا ہوا

۸۷

سنکر ہجوم پاس ہیں دکھیا بہن کے بین
غم سے تڑپ تڑپ گئے پیہم حسنؑ حسینؑ
بستر پہ پھر پدر کو لٹایا بشور و شین
اک بار غش سے چونک کے بولے شہ حنین
زینبؑ کہاں ہیں آپ میرے پاس آیئے
زندہ ہوں میں۔ ابھی تو نہ آنسو بہایئے

۸۸

رو کر وہ بولیں۔ میں تو یہ حاضر ہوں باباؑ جاں
شہ کا لہو ہے میرے آنسو نہ ہوں رواں
یہ کہکے خون ماتھے کا پونچھا بصد فغاں
باندھا وہ زخم۔ پھاڑ کے چادر کی دھجیاں
پرزے کئے ردا کے جو اس نور عین نے
اپنی عبا۔ بہن کو اڑھا دی حسینؑ نے

۸۹

افسوس کربلا میں کہاں تھا علیؑ کا لال
خیموں کو جبکہ لوٹ رہے تھے زبوں خصال
روتے تھے سہم سہم کے اطفال خردسال
بکھرے ہوئے تھے چہرے پہ بنت علیؑ کے بال
نوحہ یہ تھا کہ جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
چادر بہن کی چھن گئی۔ بھیّا دوہائی ہے

۹۰

پھر اشکِ خوں بہاتیں ید اللہ کے دوستدار
پھر اہلبیتِ شاہ میں محشر ہے آشکار
دم بھر جو زخم سر سے علیؑ کو نہیں قرار
روتی ہیں غم سے زینبؑ و کلثومؑ زار زار
بیٹے ہیں سر جھکائے سرہانے کھڑے ہوئے
دو دن سے بوترابؑ ہیں غش میں پڑے ہوئے

www.emarsiya.com

۹۱
اکیسویں کی شب جو افاقہ ذرا ہوا
حیدر نے آنکھیں کھول کے بیٹوں کو دی ندا
چھوٹے بڑے سب آ گئے سنکر جو یہ صدا
روئے امام سب کو گلے سے لگا لگا

فرمایا الوداع کہ اب ہم تو جاتے ہیں
دیکھا ہے خواب میں کہ پیمبر بلاتے ہیں

۹۲
شبر تم اپنے نانا کے اب گھر سے ہوشیار
شبیر میری زینب مضطر سے
زینب۔ بتول پاک کے دلبر سے
ام البنین۔ عترت حیدر سے . . .

کلثوم۔ چھوٹے بھائی سے تم منہ نہ موڑیو
عباس۔ تم حسین کو تنہا نہ چھوڑیو

۹۳
یہ کہتے کہتے حیدر صفدر گزر گئے
عترت ہوئی تباہ۔ ید اللہ مر گئے
زینب پکاریں پیٹ کے بابا کدھر گئے
اماں کی طرح آپ بھی برباد کر گئے

دُنیا پھری ہے ہمسے ابھی مُنہ نہ موڑیئے
بابا پرائے دیس میں تنہا نہ چھوڑیئے

۹۴
زینب کے اس بیان پہ روتے تھے مشرقین
دل پاش پاش کرتے تھے ام البنین کے بین
کہتی تھیں جب وہ پیٹ کے سر کو بشور و شین
عباس کو غش آیا سنبھالو تو اے حسین

زہرا پکارتی تھیں کہ تو کیوں نڈھال ہے
میں خود سنبھال لونگی اسے میرا لال ہے

۹۵
اس گریہ و بکا میں یکایک یہ غل ہوا
تابوت آرہا ہے جناب امیر کا
منظور یہ تھی ازل سے معین لحد کی جا
اہل ولا نے شہ کو وہاں دفن کر دیا

کوفہ سے دور مدفن شاہ انام ہے
یہ جس جگہ ہیں دفن نجف اس کا نام ہے

منقبت
ہمارے ناخدا ہو یا نصیری کے خدا تم ہو
بہر صورت علی۔ انساں کی حد ارتقا تم ہو
سر منبر ادھر احمد پکارے لحمک لحمی
ادھر وحی خدا بولی کہ نفس مصطفٰے تم ہو

انگوٹھی پر تو کس کا نام کندہ تھا خدا جانے
مگر کہتے تھے پیغمبر سلیماں کی ہوا تم ہو

شب ہجرت۔ زمانہ سنکے من یشری پکار اٹھا
رضائے حق خریدی اٹھو بیشک مرتضٰی تم ہو
علی ہے نام نامی۔ منزلت بھی خلق سے اعلےٰ
علوئے مرتبت میں زینت عرش علا تم ہو

فرشتے کو پڑھایا۔ دین چمکایا صنم توڑے
عیاں ہے جس سے شان حق وہ عبد حق نما تم ہو

ولادت عین کعبہ میں شہادت عین مسجد میں
یہی عین حقیقت ہے کہ عین کبریا تم ہو
شب معراج گو مخفی تھی صدا قوسین پر کس کی
رسول اللہ شاہد ہیں۔ زبان کبریا تم ہو

بجز ختم الرسل۔ تمکو کسی نے جب نہ پہچانا
ہماری کیا حقیقت ہے۔ بتائیں کیا کہ کیا تم ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ

در احوال جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا

مطلع

چشم مردم کیلئے نعمت رب ہے پردہ
اس مرثیہ کے چہرے کا عنوان پردہ ہے

منظور

www.emarsiya.com